مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلّھم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔
محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔
ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔
واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است ۔۔۔ خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۷۰ ۔ ۱۹۸۲-۱-۱

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰة والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وّاٰلہ واصحابہٖ اجمعین

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَھَا وَتَنْصَعُ طَیِّبُھَا" [1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی (کچھ ہی دنوں کے بعد) جب وہ مدینہ کے (شدید) بخار میں مبتلا ہوا

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۳۹

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت فسخ کر دیجئے مگر آپ نے انکار کر دیا، وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے (اس مرتبہ بھی) انکار کر دیا، اس کے بعد وہ پھر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے آپ نے پھر انکار کر دیا چنانچہ وہ (آپ کی اجازت کے بغیر ہی) مدینہ طیبہ سے چلا گیا، (جب آپ کو اس کا علم ہوا) تو آپ نے فرمایا کہ "مدینہ" بھٹی کی مانند ہے جو اپنے میل کو دور کر دیتا ہے اور اپنے اچھے آدمی کو نکھار دیتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک صحابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئے، وہ دیہاتی تھے، آئے اور آنے کے بعد بیعت ہوئے۔ ایمان مضبوط نہیں تھا، بیعت ہونے کے بعد بخار چڑھ گیا اور مدینہ شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے سے پہلے بخار کی وبا رہا کرتی تھی، "ارض وبیئہ" —— وبار والی سرزمین کہلاتی تھی اور بخار اتنا سخت آتا تھا کہ اس سے آدمی بہت کمزور ہو جاتا تھا اب بھی ایسی صورت ہے کہ اس کے آثار باقی ہیں۔ بخار جیسے آ جائے پورے زور سے بالکل نچڑ جاتا ہے، پیلا ہو جاتا ہے، پہلے بہت زیادہ تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔ حضرت بلال کو بخار ہو گیا اور سب ایک طرح کی گھبراہٹ میں جیسے مبتلا ہوں یہ حال تھا اور گھبراہٹ میں مکہ مکرمہ کو یاد کرتے تھے، اپنا وطن یاد آتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یاد کرتے تھے حضرت بلالؓ بھی یاد کرتے تھے۔ وہ بھی شعر پڑھتے تھے اور یہ بھی شعر پڑھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اتنی ہی محبت تھی، مکہ مکرمہ فتح کرنے کے بعد وہاں پہنچے ہیں تو آپ نے فرمایا مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ، کتنا عمدہ تو شہر ہے اور اَحَبَّكِ اِلَيَّ، تو بہت زیادہ مجھے پسند ہے بہت ہی محبوب ہے۔ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ اگر میری قوم نے مجھے یہاں سے نہ نکالا ہوتا تو میں تیرے سوا کہیں اور نہ رہتا۔

لیکن بعد میں مدینہ منورہ کو جب آپ نے اپنا مہاجر بنا لیا جہاں آپ ہجرت فرما کر تشریف لے گئے تو پھر وہیں رہنا پسند فرمایا اور یہ بتایا کہ جنہوں نے ہجرت کی ہے اور خدا کے لیے کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا اجر اسی میں رکھ دیا ہے کہ وہ اس پر قائم رہیں اور مکہ مکرمہ —— رہنے کی

انہیں اجازت بھی نہیں تھی، بس حج کے لیے جائیں تو وہ تیرہ تاریخ گویا چودہ تاریخ کو (واپس) روانہ ہو جائیں تین دن سے زیادہ پھر نہیں ٹھہر سکتے، ایک صحابی ذرا وہاں ٹھہر گئے وہ بیمار ہو گئے، وفات ہو گئی ان کی، سعد بن خولہ ان کا نام تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر فرماتے تھے اور (اُن پر) ترس فرماتے تھے

ایسا لگتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اجر ڈبل کر دیا، جب وہ نماز مدینہ میں پڑھتے تو انہیں مکہ کا ثواب ملتا تھا ساتھ ساتھ اور اگر وہ مکے چلے جائیں تو فقط مکے کا رہ جائے گا ہجرت والا نہیں رہے گا۔ اس واسطے آپ نے بالکل اجازت نہیں دی کہ وہ لوٹ کر وہاں جائیں کسی اور جگہ جائیں تبلیغ کے لیے جہاد کے لیے یہ ہو سکتا ہے۔ مکہ مکرمہ نہ جائیں، تبلیغ اور جہاد کے لیے تو جائیں اور باہر جا کر رہیں بھی، دوسری جگہوں پر بھی رہیں۔

کام وغیرہ بھی کرتے رہے ہیں، پڑھاتے رہے ہیں، دین سکھاتے رہے ہیں پھیلاتے رہے ہیں اور باہر گئے ہیں معرکوں میں وہیں شہید ہو گئے ہیں۔

بہت دفعہ ایسا ہوا مگر مکہ مکرمہ دوبارہ جانے کی اجازت نہیں۔ تو انہیں بھی بخار ہوا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی بخار ہوا ایسا کہ ان کے بال ہی سارے اتر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالےٰ یہاں سے بخار کی وبا کو دفع فرما دے آپ نے خواب دیکھا اس میں دیکھا کہ ایک عورت ہے اس طرح کی کہ وہ یہاں سے نکلی اور دوسری جگہ چلی گئی جحفہ تو وہ وبا منتقل ہو گئی وہاں۔

اب وہاں (مدینہ منورہ میں) اتنا بخار نہیں رہا۔ اس کے بعد آپ نے یہ بھی دعا فرمائی اس کے ساتھ ساتھ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ، اللہ تعالیٰ ہمیں مدینے کی ایسی محبت دے دے، جیسے مکے کی بلکہ اُس سے بھی زیادہ یا اِس سے بھی زیادہ، تو پھر ایسے ہی ہو گیا سب کو ———— آج تک اسی طرح ہے۔

ہر مسلمان کے ذہن میں ایسی ہی حالت ہے یہ اس دعا کا اثر ہے۔ دعا فرمائی یہاں کے صاع میں، یہاں کے پیمانے میں، یہاں کے تول میں گویا ہر چیز میں تو برکت عطا فرما دے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے کے لیے دعا کی تھی)، میں تجھ سے اس سے دگنی برکت کی دعا کرتا ہوں۔

تو اُسے (دیہاتی کو) جو بخار چڑھا تو یہ بالکل ہی پھر گیا اللہ کا بندہ ، اور مصائب پر جو صبر کرنا ہے وہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو صبر کرنا چاہیئے کوشش کرتا رہے لیکن پھر بھی اگر مصیبت پیچھا نہیں چھوڑتی تو بے صبرا نہ ہو تو اس کا بھی پھر علاج یہی ہے کہ خدا ہی کی طرف رجوع کرے نہ ہمت ہار کے بیٹھ جائے اور نہ ہی یہ کہ مصیبت میں آکر بے تاب ہو جائے نہ یہ کہ رجوع الی اللہ چھوڑے بلکہ رجوع الی اللہ جاری رکھے اپنی کوششیں جاری رکھے اور پھر خدا کے سپرد کرے ۔ یہ صحابی جب بخار میں مبتلا ہوئے تو آگئے اور ایسے لوگوں کے بارے میں آتا ہے ۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ، وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں ، دین میں داخل ہوئے ہیں اور کنارے ہی پر ہیں ۔ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُنِ اطْمَاَنَّ بِهٖ ، اگر دین میں داخل ہونے کے بعد اسلام میں آنے کے بعد کوئی نفع ہوا ، فائدہ ہوا تو پھر تو کہتا یہ دین بھی اچھا ۔ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُنِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ اور اگر کوئی تکلیف ہوتی ہے پیش آتی ہے تو وہ پیچھے ہٹنے لگتا ہے ۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ اگر کوئی ایسے کرے گا تو دنیا اور آخرت دونوں کا اسے نقصان ہوگا ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ یہ جب بخار میں مبتلا ہوا تو آگیا اور آکر عرض کرنے لگا اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ یعنی میں آپ سے جو کل بیعت ہوا تھا یہ میری بیعت آپ توڑ دیجئے واپس دے دیجئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ غلط ہے ۔ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ ۔ پھر آکے کہنے لگا اس کے ذہن میں یہ تھا کہ میں بیعت جو ہوا ہوں اس کی وجہ سے یہ بخار ہے ۔ جب بیعت آپ کہہ دیں گے کہ میں نے واپس کر دی ہے تو میرا بخار ٹھیک ہو جائے گا آپ نے فرمایا نہیں ، کیونکہ اس میں آخرت کا اس کے نقصان ہے ۔ فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ وہ وہاں سے چلا گیا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ، ایک فضیلت بتلائی مدینہ شریف کی ۔ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا ، کہ یہ مدینہ جو ہے یہ بھٹی کی طرح ہے جو اس میں خراب آجاتا ہے کوئی اس کو نکال پھینکتا ہے اور جو عمدہ ہیں انہیں یہاں روکے رکھتا ہے جو وہاں سے چلا گیا نکل گیا وہاں سے اس کو فرمایا کہ آدمی ٹھیک نہیں تھا ، اور چلا ہی گیا ۔ لیکن کفر نہیں یہ کمزوری ایمان کی ہے اور معاذ اللہ یا نفاق تھا —— اس طرف اشارہ تھا بعد

ہیں وہ مسلمان ہوئے ہوں پھر ٹھیک ہو گئے ہوں لیکن اس وقت یہ حالت تھی، تو اس میں مدینہ شریف کی فضیلت تو ہے ہی۔ لیکن یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اس طرح سے جو پریشانیاں آتی ہیں ان میں انسان بے صبرا نہ ہو۔ اور استقامت سے تحمل سے کام لے برداشت کرے تو اللہ مسبب الاسباب ہیں وہ معاملات کو بھی ٹھیک کر دیتے ہیں۔ سب چیزیں ٹھیک کرتے جاتے ہیں، خدا کی طرف توجہ رہنی —— اور جدوجہد اور اپنے اعمال درست رہنے یہ سب سے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔

انتقالِ پُرملال

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی اہلیہ اور مولانا فضل الرحمان صاحب کی والدۂ محترمہ گزشتہ دنوں مورخہ ۱۳ شعبان ۱۴۱۵ھ/۱۵ جنوری ۱۹۹۵ء بروز اتوار بعارضۂ قلب وفات پاگئیں، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال ۲۹ ستمبر کو حضرت مفتی صاحبؒ کی بڑی اہلیہ کی وفات ہو گئی تھی اس مختصر سے عرصہ میں خاندان کی دو بزرگ خواتین کا دنیا سے رخصت ہو جانا اہلِ خانہ کے لیے بہت بڑا حادثہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو نیک خواتین کی مغفرت فرما کر بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین

ادارہ